



سوال

(30) شیطانی وسوسہ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عرصہ سے میرے دل میں ایک شیطانی وسوسہ بیٹھ گیا ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے عدل و انصاف پر شک ہونے لگا ہے۔ میں بار بار اپنے دل سے پوچھتا ہوں۔ ایسا کیوں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں کو انتہائی امیر اور کچھ لوگوں کو انتہائی غریب بنایا ہے۔

اگر سب برابر ہوتے تو کیا لہجہ نہ ہوتا؟ اس شیطانی وسوسے کی وجہ سے میری نمازیں چھوٹ گئی ہیں۔ ان وسوسوں سے نجات پانے میں ہماری رہنمائی فرمائیے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

ہر مؤمن کے ساتھ ایسا لمحہ آتا ہے، جب شیطان اسے بہکانا اور ورغلاتا ہے۔ اسے وسوسوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور جن کا ایمان پختہ ہوتا ہے وہ جلد ہی ان وساوس سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ آپ نے جن وسوسوں کا تذکرہ کیا ہے وہ دراصل دو بڑی غلط فہمیوں پر مبنی ہیں۔

1۔ پہلی غلطی یہ ہے کہ آپ نے دنیوی مال و دولت ہی کو سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ آپ کا عقیدہ ہے کہ مال و دولت ہی سب سے بڑی نعمت ہے۔ آپ کو جانتا چاہیے کہ انسان کی زندگی میں مال و دولت ہی سب کچھ نہیں ہے۔ کتنے پیسے والے ایسے ہیں جنہیں مختلف بیماریوں نے گھیر رکھا ہے۔ ملنے پنے پسون سے وہ صحت نہیں خرید سکتے۔ مال و دولت کے انبار کے باوجود ذہانت کی نعمت سے محروم ہوتے ہیں یا اولاد جیسی نعمت کے لیے تڑپتے رہتے ہیں۔ اولاد ہوتی بھی ہے تو ناکارہ نکل جاتی ہے۔ کتنے ایسے ہیں جو غریبوں کی طرح پیٹ بھر کر کھانا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ اپنے پیسوں سے بھوک نہیں خرید سکتے۔ بھوک ہے تو موٹاپے کے خوف سے پیٹ بھر کر نہیں کھا سکتے۔ مان لیجئے وہ پیٹ بھر کر کھا سکتے ہیں لیکن کتنا کھائیں گے؟ کیا اپنے پیٹ میں زمین و آسمان کو سمولیں گے؟ کیا اپنی دولت کے قبر میں ساتھ لے کر جائیں گے؟ اس پر مستزاد یہ کہ جس کے پاس جتنی دولت ہوگی اتنا ہی قیامت کے دن اس کا حساب کتاب بھی ہوگا۔ حدیث شریف میں ہے کہ قیامت کے دن بندہ اس وقت تک اپنی جگہ سے نہیں ٹل سکے گا جب تک کہ اسے چار چیزیں نہ پلچھ لی جائیں۔ ان میں سے ایک سوال یہ ہوگا کہ جو دولت تمہیں عطا کی گئی تھی وہ کیسے کمائی اور کہاں خرچ کی۔

معلوم ہوا کہ مال و دولت ہی سب کچھ نہیں ہے۔ اس کے علاوہ بھی دنیا میں ہزارہا نعمتیں ایسی ہیں جو اس سے قیمتی ہیں۔ اب آپ ذرا خود پر غور کیجئے کہ جو قوت ینائی آپ کو عطا کی گئی ہے کیا لاکھ دو لاکھ کے عوض آپ اسے فروخت کر سکتے ہیں؟ یہ جو قوت سماعت آپ کو ملی ہے اسے سونے چاندی کے بدلے آپ فروخت کر سکتے ہیں؟ غرض کہ ہاتھ، کان، ناک، پاؤں اور دوسرے سارے اعضاء اللہ کی وہ نعمتیں ہیں، جن کا بدل سونا چاندی نہیں ہو سکتے ہیں۔ اللہ فرماتا ہے:

وَأَنَّ لَكُمْ فِيهِ لَعَلَّةٌ لَّتُحْصَوْنَ فِيهَا... ۳۴ ... سورة ابراهيم

”اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے“

ہر چیز کو مادیت کو نظر سے دیکھنا انسان کی بہت بڑی غلطی ہے۔

2- دوسری غلط فہمی یہ ہے کہ آپ نے یہ سمجھ لیا کہ اللہ کے عدل و انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ سارے انسان مال و دولت میں برابر ہوتے۔

بخدا برابری میں کوئی حکمت نہیں ہے۔ حکمت تو اس میں پوشیدہ ہے کہ سب برابر نہ ہوں تاکہ انسانوں کی آزمائش ہو سکے اور معلوم ہو سکے کہ کون شکر گزار ہے اور کون ناشکر۔ کون مصیبت کی گھڑی میں صبر کرتا ہے اور کون صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑ دیتا ہے۔

اللہ نے جو یہ زمین و آسمان پیدا کیے۔ ہماری تخلیق کی تو کیا یہ سب کچھ یونہی بلا مقصد کیا؟ کیا ہمیں صرف اسی لیے بنایا ہے کہ ہم سب کھائیں پئیں اور مرجائیں؟ اگر اسب کو برابر پیدا کرنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ یہ بھی کر سکتا تھا کہ انسان کو بغیر پیٹ کے پیدا کرتا۔ ہمیں لباس کی ضرورت ہوتی نہ سر چھپانے کے لیے گھر کی۔ پھر تو امیر و غریب کا کوئی جھگڑا ہی نہ ہوتا۔ لیکن نہیں۔ حکمت و مصلحت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان کے ساتھ انسانی ضروریات بھی پیدا کی جائیں۔ آزمائش کی خاطر انسانوں میں فرق بھی رکھا جائے۔ اگر کوئی احسان و بھلائی کرنے والا ہے تو کوئی ایسا بھی ہو جس کے ساتھ وہ بھلائی کرے۔ اگر کوئی صبر کرنے والا ہے تو کوئی ایسا بھی ہو جسے دیکھ کر وہ صبر کرے۔ اگر سب برابر ہوتے تو اس زندگی میں کوئی مزہ نہ ہوتا۔ کوئی جھاگ دوڑا اور گھاگسی نہ ہوتی۔ ساری رونق حیات مشقود درہتی۔ دن اور روشنی کی اہمیت و منفعت کا احساس ہمیں اسی لیے تو ہے کہ ان کے ساتھ رات اور تاریکی بھی پیدا کی گئی ہے۔ اگر تاریکی نہ ہوتی تو روشنی کا ہمیں کیا احساس ہوتا؟

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ہم انسان خدا کی حکمت کا تعین کیسے کر سکتے ہیں؟ ایک بیمار شخص رات بھر درد سے ٹرپتا ہے اور چاہتا ہے کہ درد بھری رات منٹوں میں ختم ہو جائے، دوسری طرف شب زفاف کی رنگینیوں میں مگن شادی شدہ جوڑا یہ تنا کرتا ہے کہ یہ رات کبھی ختم نہ ہو۔ اب آپ بتائیں کہ خدا کس کس کی سنے؟ کس عمل میں حکمت پوشیدہ ہے؟ حق تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کائنات کو ایک نظام کے تحت پیدا کیا ہے۔ اس کی حکمت وہی بہتر طور پر سمجھ سکتا ہے۔

یہاں پر ایک قصے کا بیان قرین سیاق معلوم ہوتا ہے۔

ایک باغ میں باپ بیٹے کو لگتی تھی بیٹے نے باپ سے کہا کہ ہمیں تو اس میں اللہ کی کوئی حکمت نظر نہیں آتی کہ کھجور ایسے ننھے پھل کو ایک بڑے مضبوط درخت میں پیدا کیا اور تربوز ایسے بھاری بھر کم پھل کو کمزور سی بیلوں میں جنم دیا کہ یہ بیلین زمین سے اوپر نہیں جاسکتیں۔ باپ نے کہا کہ اس میں بھی اللہ کی کوئی مصلحت ہوگی لیکن ہم انسان نہیں سمجھ سکتے۔ تھوڑی دیر کے بعد دونوں سو گئے۔ اسی دوران ایک کھجور ٹوٹ کر بیٹے کے سر پر آگری۔ بیٹے کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے بتایا کہ کھجور کی وجہ سے اس کی آنکھ کھل گئی۔ باپ نے کہا کہ خدا کا شکر ادا کرو کہ اس بڑے درخت میں تربوز نہیں پھیلتا ورنہ آج تم آخری سانس لے رہے ہوتے۔ اگرچہ یہ ایک قصہ ہے۔ لیکن سوچنے والوں کے لیے اس میں سامان عبرت ہے۔ مومن بندے کو چاہیے کہ وہ کسی شے میں بھی خدا کی مصلحت کو سمجھے یا نہ سمجھے ہر حال میں اسے وہی کنا چاہیے جو فرشتوں نے کہا تھا:

قَالَ لَوْ سِئِئَاتُكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۳۲ ... سورة البقرة

”کیا ہی عظمت والا ہے تو ہم تو بس اتنا ہی علم رکھتے ہیں جتنا تو نے ہم کو دے دیا ہے“

یا پھر وہ کنا چاہیے جو قرآن میں درج ہے:

رَبَّنَا خَلَقْتَ ذَا بِلَابِئِكَ فَتَنَّا عَذَابِ النَّارِ ۱۹۱ ... سورة آل عمران



”پروردگاریہ سب کچھ تو نے فضول اور بے مقصد نہیں بنایا ہے۔ تیری عظمت کے خلاف ہے کہ تو عبث کا کام کرے۔ پس اسے رب ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔“
آپ کو چاہیے کہ جو شیطانی وسوسہ آپ کے ذہن میں آیا ہے اسے فوراً تھٹک دیں۔ خدا سے تو بھی کھلنے ایمان کا اعادہ کیجئے۔ نماز میں پڑھنی شروع کر دیجئے۔ اور جب کوئی شک ذہن میں آئے فوراً اہل علم کی طرف رجوع کیجئے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ یوسف القرضاوی

عقائد، جلد: 1، صفحہ: 111

محدث فتویٰ